هو المستعان

لکچر

شمس العلما مولوی سید علی بلگرامی - بی اے - بی ایل

کا

کتاب کلیلہ و دمنہ اوسکی ہسٹری اور اوسکی کہانیونکے ماخذ پر

متعلق اجلاس ششم

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

منعقدہ

۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ دسمبر سنہ ۱۸۹۱ع

بمقام علیگڈہ

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علیخان صاحب مہتمم طبع شد

سنہ ۱۸۹۲ع

ھو المستعان

لکچر

شمس العلما مولوی سید علی بلگرامی - بی اے - بی ایل

کا

کتاب کلیلہ و دمنہ اوسکی ہسٹری اور اوسکی کہانیونکے ماخذ پر

متعلق اجلاس ششم

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس

منعقدہ

۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ دسمبر ۱۸۹۱ء

بمقام علیگڈھ

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علیخان صوفی طبع شد

سنہ ۱۸۹۲ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب کلیلہ ودمنہ ایک مجموعہ حکایات سے ہے جسکو ابن مقفع نے زبان پہلوی سے عربی مین ترجمہ کیا عبداللہ بن المقفع الکاتب ایک مشہور شخص ہے ابن خلکان نے اسکے احوال مین لکھا ہے کہ اس کا باپ گبر تھا اور اصلی نام اسکا دادویہ تھا اور ولایت فارس کا عامل تھا۔ تغلب کی علت مین اوس کا ہاتھ شکنجہ مین کسا گیا اور اس صدمہ سے خشک ہوگیا جسکی وجہ سے اوسکا نام المقفع پڑگیا۔ خود عبداللہ ۱۰۶ھ مین پیدا ہوا اور اوس نے اپنے آبائی مذہب مین تعلیم پائی۔ لیکن صغرسن ہی مین خلیفہ منصور کے چچا عیسی بن علی کے ہاتھ پر ایمان لایا۔ یہہ ایک مشہور تاریخی واقعہ ہے کہ عیسی کے بھائی عبداللہ نے خلیفۃ المنصور سے بغاوت کی اور خلافت کا دعوی کیا لیکن خلیفہ کی فوج نے اوسکو شکست دی اور اوسنے بھاگ کر اپنے بھائیون عیسے

اور سلیمان کے پاس پناہ لی۔ دونون بہائیون نے بیچ مین پڑکر خلیفہ سے اوس کا قصور معاف کرایا اور منصور نے معافی نامہ لکھدینے کا وعدہ کیا۔ اِس دستاویز کا مسودہ عیسی بن علی نے ابن مقفع سے کرایا اور اوس نے اوس مین ایسے سخت الفاظ لکھے کہ خلیفہ کو غصہ آیا اور سفیان عامل بصرہ کو اوس کے قتل کا حکم دیا۔ سفیان پہلے ہی سے ابن مقفع کا دشمن تہا اب اوس کو یہہ موقع ہاتھہ آیا۔ ایک روز عیسی نے ابن المقفع کو سفیان کے پاس نیابتہً بہیجا۔ لوگون نے اوس کو دروازہ کے اندر جاتے ہوئے دیکھا لیکن باہر نکلتے ہوئے کسی نے نہ دیکھا۔ المیدانی لکھتا ہے کہ سفیان نے تنور گرم کرایا اور اوس مین ابن المقفع کو ڈالکر دروازہ بند کر دیا اور یہہ کہا کہ زندیقونکو اِس طرح سے مارنے مین کوئی گناہ نہین ہے۔ غرضکہ بھائیون کے جھگڑے مین اس عالم متبحر اور منشی بے بدل کی جان مفت مین گئی۔

ابن المقفع نے کئی کتابین پہلوی سے عربی مین ترجمہ کین۔ الندیم نے کتاب الفہرست مین علاوہ کلیلہ ودمنہ کے کتاب خدائی نامہ۔ اور آئین نامہ۔ اور کتاب مزدک اور کتاب تاج کا ذکر کیا ہے۔ اور المسعودی نے مروج الذہب مین علاوہ انکے کئی ایک تاریخون کے نام لکھے ہین جنکو ابن المقفع نے پہلوی سے ترجمہ کیا۔

ابن المقفع اگرچہ عرب نہ تہا لیکن اوس کی عربی دانی کو اصمعی نے بہی تسلیم کیا ہے اور علی بن مقلہ وزیر نے اون دس آدمیون کی فہرست مین جو بلغاء الناس سمجھے جاتے ہین ابن المقفع کا نام سب سے اول لکھا ہے۔ اوسکی فصاحت کا ایک بڑا ثبوت یہہ ہے کہ ابو تمام نے حماسہ کے باب المراثی مین اوسکی ایک نظم کو شریک کیا ہے جسکا پہلا شعر یہہ ہے۔

رُزِینا ابا عمرٍو لاحیّ مثلُہ	فللّٰہِ ریبُ الحادثاتِ بمن وقع

تیسرا شعر نہایت مزہ دار ہے۔

نفقد جونفعاً فقدنا لک اننّا	امنّا علی کلّ الرزایا من الجزع

غرض یہی ابن المقفع مترجم اوس کتاب کا ہے جو کلیلہ و دمنہ و حکایات بیدپا و پل پا و انوار سہیلی و حکایات لقمان وغیرہ وغیرہ ناموں سے مشہور ہے۔ اور زیادہ تر تعجب خیز یہہ امر ہے کہ اگرچہ جیسا آگے چلکر معلوم ہوگا ان حکایات کی اصل ہندوستان سے ہی اور انکا ترجمہ سنسکرت سے زبان پہلوی مین خسرو نوشیروان کے عہد سلطنت مین (جو ۵۳۱ سے ۵۷۹ عیسوی تک تھا) ہوا تھا لیکن یہہ اصل سنسکرت اور ترجمہ پہلوی دونون مفقود ہین اور ان حکایات کے متعدد ترجمے مختلف یورپ کی زبانون مین اور اونکی اشاعت تقریباً تمام عالم مین اسی عربی ترجمہ کے ذریعہ سے ہوئی ہے۔

مذہب بدھ کے اعتقادات مین سے ایک بہت بڑا اعتقاد یہہ ہے کہ انسان اس عالم فانی مین ایک ہی مرتبہ نہین آتا بلکہ متعدد مرتبہ اور جس قسم کے اوسکے اعمال کسی ایک خاص زندگی مین ہوتے ہین اوسی کے موافق دوسری زندگی مین اوسکی پیدائش ہوتی ہے۔ مثلاً اگر اوسنے کسی خاص زندگی مین اچھے کام کئے ہین تو آیندہ کی زندگی مین وہ اچھی حالت مین پیدا ہوگا۔ اور اگر برے کام کئے ہین تو بری حالت مین۔ غرض مسئلہ مکافات و مجازات کا فیصلہ جسکی دقت دنیا مین ہر ایک مذہب کو پڑی ہے اور جسکی وجہ سے اکثر مذاہب مین ایک عقبیٰ اور اوسکے تمام لوازمات کو ماننا ضرور پڑا ہے مذہب بدھ نے ان زندگیون کی تعداد اور ہر ایک حالت زندگی کی اوس کی

زندگی ماقبل کے اعمال پر موقوف ہونے سے کیا ہے ان زندگیون مین کچھ ضرور نہین ہے کہ
بندہ گرفتار (کیونکہ حقیقت مین بار بار دنیا مین پیدا ہونا اور دنیا کے انقلابات کو جھیلنا ایک قسم
کی گرفتاری ہے) ہمیشہ انسان ہی کی صورت مین پیدا ہو۔ ممکن ہے کہ وہ کسی حیوان کے
روپ مین جنم لے اور اپنی ان متعدد زندگیون مین سے کوئی خاص زندگی یا کئی زندگیان
حیوان ہی کی صورت مین بسر کرے۔ یہہ سلسلہ بار بار دنیا مین آنے اور دنیا سے جانے کا
ایسا تکلیف دہ ہے کہ ہر نیک چلن اور دیندار بدھسٹ کی یہی خواہش رہتی ہے کہ کسیطرح
یہہ سلسلہ منقطع ہوجاوے۔ اور اوسکی انقطاع کی یہی صورت ہے کہ چند زندگیون مین اوس سے
ایسے نیک افعال سرزد ہون کہ وہ پھر دنیا مین نہ آوے۔ چراغ حیات اوس کا جو بار بار گل ہوتا
اور سلگتا ہے وہ ہمیشہ کے لئے گل ہوجاوے۔ اس انطفاے دائمی چراغ حیات کا نام بدھ
مذہب مین نروان ہے اور ہر ایک بدھسٹ کی نجات یا بہشت یا عیش جاودانی یہی نروان ہے
نروان کسی قسم کی زندگی نہین ہے بلکہ محض سلسلہ زندگی کا منقطع ہو جانا ہے۔ یاد رکھنا چاہئے
کہ نروان کے معنی یہہ نہین ہین کہ انسان کی روح منبع ارواح یعنی برہما مین جاملتی ہے۔ یہہ مذہب
ویدانت کا خیال ہے۔ بدھسٹ نروان کے معنی محض چراغ زندگی کا گل ہوجانا ہے۔ مذہب بدھ
مین روح کوئی چیز نہین ہے اور زندگیون کے سلسلہ سے یہہ مراد نہین ہے کہ کسی شخص کی روح
دوسرے مین حلول کر جاتی ہے بلکہ یہہ مراد ہے کہ ایک شخص کے مجموعہ اعمال کا وارث دوسرا
شخص ہوتا ہے۔ وہ اجزاے جسمانی و روحانی جنسے انسان بنا ہوا ہے اور جنکو بدھسٹ مذہب
مین اسکند کہتے ہین انسان کے مرنے کے ساتھ ہی منتشر ہو جاتے ہین لیکن اوسکے مجموعہ

اعمال کی قوت اور وہ خواہش بقاے سلسلہ حیات جسکو اوپاداں کہتے ہین یہہ دونون ملکر ان اجزا کو پھر فوراً باہم کردیتے ہین اور انسے ایک دوسرا جاندار حیوان ہو یا انسان منتج ہوتا ہے اور شخص متوفے کے مجموعہ اعمال کا وارث بنجاتا ہے۔ غرض زندگی ماقبل اور زندگی مابعد مین تعلق اور یگانگی پیدا کرنیوالا یہی مجموعہ اعمال ہے۔ اگر زندگیون کے سلسلہ کو کتاب کہیئے تو مجموعہ اعمال اس کتاب کا شیرازہ ہے یا اگر اوس کو تسبیح سے تعبیر کیجئے تو مجموعہ اعمال اوس تسبیح کا ڈورا ہے۔

غرض مذہب بدہ کی رو سے کسی ایک انسان کی سوانح عمری نہایت طول طویل شے ہے۔ یعنی یہہ سوانح عمری محض ایک ہی عمر کی سرگذشت نہین ہے بلکہ کل ماقبل کی زندگیونکی سرگذشت اوسمین شامل ہے۔ خود گوتم بدہ نے جو بانی اس مذہب کا ہے امتحان کے زمانہ مین اور بدہ ہونے سے پہلے ایک بڑا سلسلہ ان زندگیون کا طے کیا ہے۔ اور وقتاً فوقتاً مختلف مواقع پر اوسنے اپنے شاگردون سے اپنی پچھلی زندگیون کے حالات بیان کئے ہین۔ ان حالات کے پانسو پچاس روایات ہین اور اس مجموعہ کا نام کتاب جاتک یعنی کتاب پیدائش ہے۔ ہر ایک روایت کی ابتدا اسطرح پر ہوئی ہے۔ کہ کوئی واقعہ پیش آیا ہے اور گوتم نے اپنی پرانی زندگیون مین سے اوسی کے مماثل ایک واقعہ بیان کیا ہے اور اوسکے اخیر پر نصیحت کی ہے اور یہہ نصیحت اکثر نظم مین ہے۔ غرض ان سرگذشتون کے پڑھنے سے بالکل گلستان یا لقمان کی حکایات کا مزہ آتا ہے۔ چونکہ گوتم کو از روے کشف کے اپنی کل پچھلی زندگیون کے حالات مستحضر تھے ہر ایک موقع پر انہین کی تمثیل لایا کرتا تھا۔ اس کتاب کی ایک شرح بھی ہے جسمین ہر ایک حکایت کے متعلق یہہ لکھا ہے کہ گوتم نے اوسکو کس موقع پر بیان کیا۔ یہہ کتاب معہ شرح کے ۴۵۰ قبل مسیح مین

پالی مین (جو بدہسٹون کی مذہبی زبان ہے) مدون ہو چکی تھی - اور اوسوقت وہ جزیرہ سیلون مین (جو اسوقت تک ایک بہت بڑا مستقر بدہسٹ مذہب کا ہے) گئی اور وہان شرح کا ترجمہ زبان سنگالیز مین ہوا - یہہ سنگالیز ترجمہ عیسوی پانچوین صدی مین دوبارہ پالی مین ترجمہ ہوا لیکن اصلی روایات شروع ہی سے زبان پالی مین قایم رہی - اب مجھے یہہ بات دکھانی ہے کہ باستثناء چند حکایات کے جو یونان کیطرف منسوب کی جاتی ہین جتنی کہانیان دنیا مین مروج ہین اور جن سے شرق سے غرب اور شمال سے جنوب تک کے بنی نوع انسان کو حظ اوٹھتا ہے یا تعلیم ہوتی ہے اون سب کا منبع یہی بدہا کی کتاب پیدایش ہے اور نہ فقط یہی بلکہ یہہ بھی دکھانا ہے کہ اس ذخیرہ بے بدل اور اس کنز بے بہا سے تمام یورپ اور بہت سے حصے ایشیا کو تمتع مسلمانون ہی کی بدولت اور مسلمانون ہی کے ذریعہ سے ہوا ہے اور وہ ذریعہ ابن المقفع کی کتاب کلیلہ و دمنہ ہے -

کتاب جاتک مین سے دو سرگذشتین بطور نمونہ کے لکھی جاتی ہین جن سے خود معلوم ہوگا کہ جو کہانیان ہم بچپن سے سنتے آتے ہین وہ فی الواقع بدہ کی پرانی زندگیونکی سرگذشتون سے کسقدر مشابہ ہین - ان سرگذشتون مین ہمیشہ بدہ کا نام بودہی ست ہے اور یہہ ایک اصطلاحی لفظ ہے جسکے معنی امیدوار درجہ بدہیت کے ہین - جسوقت تک کوئی ہونہار بدہ امتحان کی حالت مین ہے اور درجہ بدہیت کو نہین پہنچا ہے اوسکو بودہی ست کہتے ہین - اور جب وہ تمام امتحانات اور ابتلاءات مین کامل نکل آیا اور اپنی خواہشون کا پورا مالک بن گیا اوس وقت وہ بدہ ہو جاتا ہے - خود گوتم بدہ سے پہلے بہت سے بدہ گذرے ہین اور اونکی بودہی ستی کی سرگذشتین کتابون مین لکھی گئی ہین - لیکن ان مجموعون کی وہ وقعت نہین ہے جو گوتم کی کتاب پیدایش کی ہے

دوسوپندرہوین سرگذشت - باتونی کچھوا

کسی زمانہ مین جسوقت برہمادت ملک بنارس کا بادشاہ تھا بودہی ست ایک وزیر کی گھر مین پیدا ہوا - اور جب سنِ شعور کو پہنچا تو بادشاہ کا وزیر اعظم اور مشیر دنیاوی و دینی ہوگیا - یہہ بادشاہ نہایت باتونی تھا اور خود اس قدر باتین کرتا تہا کہ کسی دوسرے کو ایک لفظ بولنے کا بہی موقع نہین دیتا - بودہی ست ہمیشہ اس فکر مین تھا کہ موقع پاکر بادشاہ کی یہہ بری عادت چھڑاوے اوسی زمانہ مین ہمالیہ پہاڑ پر ایک جھیل کے اندر ایک کچھوا رہتا تہا - اتفاقاً دو ہنس اوس تالاب مین چرنے کو آئے اور اونسے اور کچھوے سے نہایت گاڑہی دوستی ہوگئی - جب وہ اپنی ملک کو جانے لگے تو اونہون نے کچھوے سے کہا بہائی ہمارا ملک ایسا سرسبز و شاداب ہے کہ بیان سے باہر ہم چاہتے ہین کہ تم بہی ہمارے ساتھہ چلو اور وہین چلکر بسو -

کچھوے نے کہا چلنے کو تو چلون لیکن کیونکر چلون - ہنس بولے اگر تم اپنی زبان بند رکھو اور کچھہ نہ بولو تو ہم تمکو لے چلین - کچھوے نے کہا یہہ کتنی بڑی بات ہے ضرور اپنی زبان بند رکھونگا اور کچھہ ہی ہو منہ نہ کھولونگا -

ہنس بہت خوش ہوے اور ایک لکڑی کچھوے کے منہ مین دیدی اور اوسکے دونون کنارے اپنی چونچون مین پکڑکر اپنے ملک کی طرف اڑے - تمام خلقت نے اس حیرت انگیز واقعہ کو دیکھہ کر بہت ہی تعجب کیا اور چلا چلا کر کہنا شروع کیا دیکھو دو ہنس ایک کچھوے کو لکڑی مین لٹکائے ہوئے لئے جاتے ہین - آخر کچھوے سے نرہا گیا بول اوٹھا - لوگو اگر میرے دوست مجھے لئے جاتے ہین تو تمکو کیا - اتفاقاً ہنس اوسوقت بادشاہ بنارس کے

قصر کے اوپر سے گذر رہے تہے کچہوا بادشاہ کے صحن مین گرا اور اوس کا پیٹ پہٹ گیا۔ تمام لوگ اوسکے گرد جمع ہو گئے اور کہنے لگے۔

دیکہو ایک کچہوا آسمان پر سے گرا ہے اور اوس کا پیٹ پہٹ گیا ہے۔ خود بادشاہ مع ارکان دولت کے اُس جگہہ آکہڑا ہوا اور بودہی ست سے پوچہا کہ یہہ کیا واقعہ ہے۔

بودہی ست نے اپنے جی مین خیال کیا مین جس موقع کا مدت سے منتظر تہا وہ آج ہاتہہ آیا اب اس کچہوے کی سرگذشت کے ذریعہ سے مین بادشاہ کی خوب تنبیہہ کرونگا۔ یہہ سوچکر بولا اے بادشاہ جتنے باتونی آدمی ہین جنکی زبان وقت اور بیوقت چلتی رہتی ہے اونکا انجام یہی ہوتا ہے اس کچہوے کے منہہ مین لکڑی دبی ہوئی تہی اور اس کو ہنس لئے جاتے تہے اوسنے ایک لفظ بے محل بولکر اپنی یہہ گت بنائی۔ سن اے بادشاہ ہمیشہ موقع پر اور عقل کی بات کر جو کوئی بے محل بولتا ہے اوس کا یہی انجام ہوتا ہے جو اس کچہوے کا ہوا۔ بادشاہ سمجہہ گیا کہ یہہ میری طرف اشارہ ہے اور اوس دن سے اوسنے اپنی بک چہوڑدی۔ یہہ کہانی بہت ہی مشہور ہے اور سنسکرت پنچ تنتر ہتوپدیش کتہاسرت ساگر اور عربی کلیلہ و دمنہ اور اوسکے کل ترجمون مین موجود ہے یورپ کے مشہور مجموعون یعنی ایساپ فیڈرس لافانٹین مین بہی یہی کہانی کچہہ کمی بیشی کے ساتہہ درج ہے۔

ایک سو نواسوین سرگذشت۔ گدہا اور شیر کی کہال

کسی قدیم زمانہ مین جب برہمادت بنارس کا بادشاہ تہا بودہی ست ایک کسان کے گہر مین پیدا ہوا اور سن بلوغ کو پہونچکر زراعت کے کاروبار مین مصروف ہوگیا۔ اوس زمانہ مین ایک بساطی

اپنا مال ایک گدہے پر لادکر گاؤن گاؤن پھرا کرتا تھا۔ اوس کا قاعدہ تھا کہ جب کسی بستی مین پہنچتا تو وہان گدہے پر سے اوتار کر گدہے کو شیر کی کھال اوڑہا کر کھیتون مین چرنے کو چھوڑ دیتا۔ کسان خوف کے مارے اوسکے پاس نہین جاتے اور گدہا ہرے ہرے کھیت مزے سے چرا کرتا۔ ایک دن اوسنے اسیطرح گدہے کو شیر کی کھال اوڑہا کر چھوڑ دیا تھا۔ گاؤن مین خبر مشہور ہوگئی کہ شیر آیا ہے گاؤن والے ڈھول نقارے اور انواع اقسام کے باجے لیکر اوسکے پیچھے ہوے گدہے پر کچھ ایسا خوف طاری ہوا کہ اوسنے ڈہینچو ڈہینچو کی آواز نکالی اوسوقت بودہی ست نے یہہ شعر پڑہا ؎

یہہ تو نہین ببر ہے نے شیر اور نہ چیتا	پر چرم شیر اوڑہے خاصا گدہا کھڑا ہے

تب کسانون نے اوسکو لاٹھیون سے اتنا مارا کہ اوس کا کام تمام ہوگیا۔ بساطی گدہے کی حالت دیکھکر بولا۔

ہیرا گدہا تو برسون صورت مین شیر نر کے	چرتا چمن ہزارون پر اوسکی آئی شامت
منہ سے نکال آواز اپنی قضا بلائی	

یہہ بہی بہت مشہور کہانی ہے اور پنچ تنتر کتہا سرت ساگر اور کل مجموعون مین موجود ہے۔ غرض ان دونون سرگذشتون کے دیکھنے سے ایک کافی اندازہ بدہ کی کتاب پیدائش کا ہوسکتا ہے اور معلوم ہوسکتا ہے کہ فی الواقع یہہ ایک بہت بڑا اور بہت قدیم ذخیرہ حکایات کا ہے۔ اس مجموعہ کا ایک خاصہ یہہ بہی ہے کہ خود بدہ ہمیشہ انسان ہی کی صورت مین نہین پیدا ہوا کرتا تہا بلکہ منجملہ پانچسو پچاس زندگیون کے ایک سو پانچ صورتون مین وہ مختلف حیوانات کی شکل مین

پیدا ہوا ہے۔ مثلاً اٹھارہ مرتبہ بندر کی صورت مین چھہ مرتبہ ہاتھی کی صورت مین دو مرتبہ کوے کی صورت مین اور علی ہذالقیاس۔ یہہ سرگذشتین دو باتین نہایت صاف اور صریح طور سے بتاتی ہین۔ اول اعمال کا اثر زندگی پر۔ اور دوسرے حیوانات اور انسان کی باہم مشابہت۔ اور اسیوجہ سے ہندوستان اور یونان کے مجموعہ حکایات مین دو بڑے فرق ہین۔ اول یہہ کہ ہندوستان کی کہانیون مین جہان کہین حیوانات شریک کیئے گئے ہین اون کی گفتگو اور حرکات و سکنات بالکل انسانی حیثیت سے ہین۔ برخلاف اسکے یونانی حکایتون مین حیوانات اپنی حیثیت حیوانی قایم رکھتے ہین۔ دوسری بات ہندوستان کے مجموعون مین یہہ ہے کہ ان کہانیون سے ہمیشہ غرض تعلیم رہی ہے اور تعلیم بہی بادشاہون کی اور اون کا شمار ہمیشہ نیتی شاستر یعنی اصول ملک گیری و ملک داری مین رہا ہے یہہ بات کلیلہ و دمنہ اور پنچ تنتر اور ہتوپدیش سب سے ثابت ہے۔

بدھ کی کتاب پیدایش کے متعلق یہہ بہی ایک عجیب واقعہ ہے کہ سنٹ جان دمشقی نے جو المنصور کے دربار مین تہا ایک قصہ لکھا ہے جس کا نام بارلم اور جوزفٹ ہے۔ اس قصہ مین جوزفٹ ایک ہندو شاہزادہ ہے جو بارلم کی تعلیم سے ترک دنیا کرتا ہے۔ یہہ کتاب مختلف زبانون مین موجود ہے اور اوس کی وقعت رومن کیتہلکون کے مذہب مین اس قدر ہوئی ہے کہ بارلم اور جوزفٹ دونون کے نام اولیا کی فہرست مین درج ہین۔ مجھے یہہ کہنا ضرور نہین کہ یہہ جوزفٹ کوئی اور نہین ہمارا پرانا دوست بودہی ست ہے جسکی پانچسو پچاس سرگذشتون مین ایک سرگذشت اور بہی بڑہا دینی چاہیئے کہ وہ رومن کیتہلکونکا ولی بنکر دنیا مین آیا۔

بدھ مذہب سے پہلے ہندوستان مین برہمنون کا عروج تھا۔ مذہب کی کنجی علم کی کنجی حکومت کی کنجی برہمنون کے ہاتھہ مین تھی۔ تمام خلایق جہالت کی تاریکی مین پڑی ہوئی تھی ذات اور اوسکے صدہا مصیبتون کی زنجیرون مین جکڑی ہوئی تھی۔ مذہب اور علم سارا اوس زبان مین تھا جو عوام الناس کی زبان نہ تھی نہ اوس کو عوام الناس سمجھتے تھے۔ نہ برہمن اُنکو اوس زبان کی تعلیم کرتے تھے وید کا سننا تک عوام الناس پر حرام کیا گیا تھا۔ بادشاہون کے وزیر تھے تو برہمن تھے امرا کے مصاحب اور مشیر تھے تو برہمن تھے۔ عوام الناس کے گرو اور پیر تھے تو برہمن تھے غرض دنیا و دین دونون کے مالک اور مختار برہمن تھے۔ یہہ ایک عام قانون فطرت ہے کہ جب خلایق کسی مصیبت عظمی مین گرفتار ہو جاتی ہے اور سہتے سہتے اوسکے سہنے کی تاب باقی نہین رہتی تو خود بخود اوس مصیبت کا علاج نکل آتا ہے

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ع

مردے از غیب برون آید و کارے بکند

ہندوستان مین یہہ مرد غیبی گوتم بدھ تھا۔ بادشاہ کے گھر مین پیدا ہوا۔ ناز و نعمت مین پرورش پائی برہمنون سے علم و حکمت کی تحصیل کی۔ لیکن دل اوس کا اسقدر رقیق تھا کہ خلایق کی مصیبت کو نہ دیکھہ سکا اور اُس مذہب کی بنا ڈالی جو فطرتی علاج برہمنون کے تسلط کا تھا۔ اس مذہب مین ذات کوئی چیز نہ تھی ادنی و اعلی برہمن اور چنڈال سب یکسان تھے۔ مذہب پاک اسلام کی طرح سے اس مذہب کا بھی اصل الاصول یہی تھا کہ ہر ایک انسان کسی قوم اور کسی ملت کا کیون نہو اپنے اعمال کے ذریعہ سے اور بلا مدد غیرے اپنی نجات

حاصل کرسکتا ہے اور اعلی سے اعلی مدارج پر پہنچ سکتا ہے۔ برہمنون کی مذہبی کتابین سنسکرت مین تہین جنکو پڑہنے پڑہانے والے جنکی تشریح کرنے والے خود برہمن تہے۔ گوتم نے اپنی ساری تعلیم پالی مین رکہی جو عوام الناس کی زبان تہی اور اس وقت تک اس مذہب کی اصلی کتابین پالی مین موجود ہین۔ یہی وجہ ہوئی کہ مذہب بدہ آگ کی طرح سے تمام ملک مین پہیل گیا چند سال مین ہزارون لاکہون کرورون پیرو ہوگئے اور اسوکا کے وقت مین جسکا زمانہ تیسری صدی قبل مسیح کا ہے تمام ہندوستان کا گویا یہی مذہب تہا۔

لیکن بالآخر برہمنون نے اسکو زیر کیا۔ اپنے مذہب کی سختیان کم کین۔ عوام الناس کے اوپر اثر ڈالنے والی اونکے دلون کو خوش کرنے والی باتین نکالین۔ کرشنا کی پرستش ایجاد کی جسکی وجہ سے شہوات نفسانی کی باگ ڈہیلی ہوگئی۔ میلے تماشے سالگرہین قایم کین۔ پوران کے قصے اور کہانیان بنائین جنکی طرف عوام الناس کی رجوعات ہوئی۔ بدہ مذہب کی سادہ سادہ تعلیم اور سادہ زندگی سے نفرت ہونے لگی اور بالآخر مذہب بدہ بارہ سو برس کے عرصہ مین اپنے اصلی مولد اور موطن سے نکلکر قرب وجوار کے ملکون مین شمال کیطرف نیپال و تبت اور وہان سے چین اور جاپان مین جنوب کی طرف جزیرہ سیلون مین مشرق کی طرف برہما اور سیام اور اوراوا مین جا چہپا۔

مذہب تو البتہ ملک سے نکل گیا۔ لیکن مذہب کے ذریعہ سے جو کچہ تہذیب آئی تہی مذہب کے ذریعہ سے جو کچہ ترقی ہوئی تہی یہہ کیونکر جاسکتی تہی۔ بدہ مذہب کی کتابین سنسکرت مین ترجمہ ہوئین اور اون مین سے بہت سی اس وقت تک موجود ہین اور بہت سی مفقود ہوگئین ہین

بعض کتابون کا ترجمہ نہین ہوا بلکہ اون کے مضمون کو برہمنون نے لیکر اپنے طور پر لکہا اور جمع کیا اور ان مین سے حتی الامکان بدہ مذہب کے متعلق کل باتون کو نکال ڈالا۔ اس فہرست مین ہماری کتاب کلیلہ و دمنہ ہے۔

جیساکہ اوپر بیان ہوچکا ہے سنسکرت مین اسوقت کوئی کتاب موجود نہین ہے جسکو کلیلہ و دمنہ کی اصل کہا جاسکے لیکن ایک کتاب پنچ تنتر البتہ ہے جسکے پانچ باب ہین اور یہہ پانچ باب کلیلہ و دمنہ کے پانچوین۔ ساتوین۔ آٹھوین۔ نوین اور دسوین بابون سے کم و بیش مطابقت رکھتے ہین۔ پروفیسر بن فائی نے جو ایک نہایت مشہور عالم تہے اور جنہون نے ابہی ۱۸۸۱ء مین قضا کی اس سنسکرت کا ترجمہ ۱۸۵۹ء مین زبان جرمن مین کیا جسکی دو جلدین ہین۔ اور پہلی جلد مین جو چہہ سو صفحہ کی کتاب ہے انہون نے ہر ایک حکایت کی بابت نہایت تفصیل کے ساتھہ تحقیقات کی ہے کہ وہ کہان سے آئی اور مختلف مجموعون اور ترجمون مین اوسنے کونسی صورت پیدا کی۔ غرض ہر ایک مسئلہ پر جو ان حکایات سے متعلق ہے نہایت شرح و بسط کے ساتھہ گفتگو کی ہے اور ہر ایک نتیجہ کو بہ براہین و ادلہ ثابت کیا ہے۔ اونکی راے یہہ ہے کہ موجودہ کتاب پنچ تنتر پانچ بابون مین نہ تہی بلکہ اوس کے اصل مین کوئی تیرہ باب تہے اور اصل کتاب سے غرض اصول حکومت کا تعلیم کرنا تہا اور نام بہی اس کا شاید مرآۃ الملوک تہا جس سے یہہ غرض صاف پیدا تہی اور بعد آٹہہ باب مفقود ہو جانیکے اسکا نام پنچ تنتر یعنی رشتہ پنجگانہ رکہا گیا۔ یہہ باب کس زمانہ مین مفقود ہو گئے نہین معلوم ہوتا لیکن اسمین شک نہین کہ جو کتاب ایران مین گئی اور جس کا ترجمہ ابن المقفع نے پہلوی سے

عربی مین کیا وہ پنچ تنتر نہ تھی بلکہ وہ بڑا مجموعہ حکایات کا تھا جس کا بقیہ یہہ موجودہ پنچ تنتر ہے۔ علاوہ ترجمہ عربی کے ایک ترجمہ پہلوی سے سریانی مین بھی ہوا تھا جس کا نام ترجمہ قدیم سریانی کہا گیا ہے (کیونکہ کلیلہ و دمنہ بار دیگر بھی عربی سے سریانی مین ترجمہ ہوئی ہے) اور جس کا زمانہ ۵۷۰ء کہا جاتا ہے۔ اس ترجمہ قدیم سریانی کا ایک نسخہ نہایت عجیب و غریب طرح پر ۱۸۷۰ء مین ماردین کی خانقاہ مین مل گیا اور اب چھپ گیا ہے۔ پروفیسر بن فائی نے اس نسخہ کے شروع مین بھی ایک بہت بڑی تقریظ دو سو صفحہ کی شامل کی ہے جو نہایت دلچسپ اور پر مغز ہے

فی الواقع قدیم ترجمہ سریانی اور ترجمہ عربی دونون آپسمین بھائی ہین یعنی دونونکی مان پہلوی ہے لیکن فرق اس قدر ہے کہ سریانی بھائی بالکل لاولد اور گمنام رہا۔ برخلاف اسکے عربی بھائی کی کثرت سے اولاد ہوئی اور اوسکے بیٹے اور پوتے اور پروتے اس وقت تک نام آور اور تمام یورپ اور بہت بڑے حصہ ایشیا اور اون کل اقطار عالم پر جہان ان ملکون کی زبانین گئی ہین قابض ہین۔ لیکن قبل اسکے کہ ان اولاد و احفاد کا ذکر کیا جاوے ضرور ہے کہ خود جد اعلی یعنی اوس ترجمہ عربی کا حال تفصیلاً معلوم کیا جاوے۔

ابن المقفع کی عربی کلیلہ و دمنہ کو سلوستر ڈی ساسی فرانس کے مشہور و معروف عربی دان نے ۱۸۱۶ء مین چند نسخون سے جو پارس کے کتب خانہ شاہی مین موجود ہین چھاپا اور اوس نسخہ کے اول مین ایک بہت لمبی چوڑی تقریظ اس کتاب کی اصل اور اوسکے مختلف ترجمون کی بابت لکھی۔ لیکن بن فائی کی اوس کتاب کے مقابل مین جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے یہہ تقریظ بالکل ابتدائی اور ناکامل معلوم ہوتی ہے۔ یہہ ڈی ساسی کا نسخہ ماخذ ہے کل ان نسخونکا

جو اوسکے بعد چھپے ہین - ان مین سے تین مصر مین چھپے ایک دہلی مین ایک موصل اور ایک بیروت مین - ۱۸۷۰ء مین گیڈی نے جو ایک اٹالین عالم ہے تین قدیم نسخون سے ڈی ساسی کے نسخہ کا تکملہ چھاپا ہے جسمین تین باب اور بڑہاے ہین اور بعض جگہہ موجودہ حکایتون مین عبارت زیادہ کی ہے - ڈی ساسی کے نسخہ مین اٹھارہ باب ہین -

پہلا باب - دیباچہ علی بن الشاہ فارسی -

دوسرا باب - بزرویہ کا سفر ہندوستان کی طرف اس کتاب کی تلاش مین -

تیسرا باب - دیباچہ ابن المقفع -

چوتھا باب - سوانح عمری بزرویہ

پانچوان باب - شیر اور بیل کی کہانی یعنی دو دوستون کی دوستی مین ایک مفسد کے سبب سے خلل آنا -

چھٹا باب - دمنہ کے نمامی کی تحقیقات -

ساتوان باب - کبوتر کی کہانی یعنی سچے دوستون کی باہم محبت -

آٹھوان باب - الوّ اور کوونکی کہانی یعنی دشمن سے ہوشیار رہنا چاہیئے -

نوان باب - بندر اور کچھوے کی کہانی یعنی وہ شخص جو کسی چیز کو حاصل کر کے ہاتھہ سے کہو دے -

دسوان باب - راہب اور نیولے کی کہانی یعنی جلد بازی کی خرابیان -

گیارہوان باب - چوہے اور بلی کی کہانی یعنی وہ شخص جسکے دشمن کثرت سے ہین -

بارہوان باب - بادشاہ اور چڑیا کی کہانی یعنی شتر کینہ شخص کا بے اعتبار رہونا۔
تیرہوان باب - شیر اور گیدڑ کی کہانی یعنی جسکے ساتھہ برائی کی ہو اوس سے ملجانیکی خواہش کرنا۔
چودہوان باب - بلاذ بلاذ اور رانی راخت اور حکیم کیاریون کی کہانی -
پندرہوان باب - شیرنی اور سوار کی کہانی یعنی وہ شخص جو خود اپنے کو نقصان پہنچنے کے خوف سے دوسرے سے درگذر کرے -
سولہوان باب - راہب اور مہمان کی کہانی یعنی کوا چلا ہنس کی چال اپنی چال بھی بھول گیا۔
سترہوان باب - مسافر اور سنار کی کہانی یعنی برے کے ساتھہ نیکی کرنا -
اٹھارہوان باب - شاہزادہ اور اوس کے مصاحبین کی کہانی یعنی قضا و قدر سے کسی انسان کو چارہ نہین۔

علاوہ ان اٹھارہ بابون کے بعض نسخون مین تین باب اور زاید ہین یعنی کل اکیس باب ہین

اونیسوان باب - چوہون کے بادشاہ کی کہانی یعنی عقلمند مشیر سے انسان کو کیا فائدہ ہوتا ہے -
بیسوان باب - بگلے اور بط کی کہانی -
اکیسوان باب - کبوتر لومڑی اور بگلے کی کہانی -

اب مختصر سی کیفیت ان ابواب کی بیان کی جاتی ہے -

علی بن الشاہ نے اپنے دیباچہ مین یہہ بیان کیا ہے کہ جسوقت سکندر ذو القرنین نے پورس ہندوستان کے بادشاہ کو شکست دی تو اوسنے تخت پر اپنے ایک سپہ سالار کو قایم کیا۔ لیکن چند روز مین رعایا نے بغاوت کر کے اوسکو نکال دیا اور اوسکی جگہہ دابشلیم کو بادشاہ بنایا۔ دابشلیم تھوڑے ہی دنون کے بعد نہایت سخت ظلم و تعدی رعایا پر کرنے لگا۔ اور تمام ملک اوسکی بیدادیون سے چلا اوٹھا۔ آخر کار ایک برہمن بیدپا نامی نے بادشاہ کو تنبیہ کرنیکا ارادہ کیا اور سامنے جا کر سچی سچی کیفیت ملک کی اور خود اوسکی بدکرداریان بیان کین۔ بادشاہ پہلے تو بہت ہی برافروختہ ہوا اور بیدپا کے قتل کا حکم دیا۔ لیکن بہر کچہہ سمجھکر اوس کا قصور معاف کیا اور اوس کو حکم دیا کہ ایک کتاب فن ملکداری مین ایسی تصنیف کر جسمین حکایات اور قصص کے ذریعہ سے تعلیم ہو اور میرا نام ابد الآباد تک قایم رہے۔ بیدپا کو ایک سال کی مدت اس کتاب کے واسطے دی گئی اور اوسنے اس مدت مین کتاب کلیلہ و دمنہ ترتیب دی اور بعد اختتام سال بادشاہ کو سنائی اور یہہ کتاب اس خوف سے کہ ایرانی اوس کو اوڑا نہ لیجائین نہایت حفاظت کے ساتھہ کتب خانہ شاہی مین بند کی گئی۔

اس دیباچہ کو تاریخی واقعات سے مطلق تعلق نہین ہے اور اوسکی اصلیت اسیقدر معلوم ہوتی ہے کہ اوسمین اتنی بڑی ایک کتاب کی وجہ تالیف اختراع کی گئی ہے۔

باب دوم کا خلاصہ یہہ ہے کہ نوشیروان نے اس کتاب کی خبر سنکر اپنے وزیر بزرجمہر کو حکم دیا کہ کسی شخص کو اوسکے لانے کے واسطے ہندوستان بھیجے۔ بزرجمہر نے حکیم

برزویہ کو تجویز کیا اور برزویہ ہندوستان مین آکر کئی سال تک خفیہ طور پر کتاب کی تلاش کرتا رہا اور بالآخر اوسکو ایک برہمن کے ذریعہ سے کتب خانہ شاہی سے مستعار لیکر اوس کا ترجمہ پہلوی مین کیا۔ نوشیروان نے اپنے دربار مین کتاب کو پڑہوا کر سنا اور برزویہ کو بہت کچھہ انعام کا حکم دیا۔ برزویہ نے فقط ایک چغہ لے لیا اور دست بستہ عرض کی کہ میرا صلہ یہہ ہے کہ کتاب کے شروع مین میری سوانح عمری شریک کردی جاوے۔ باذشاہ نے اوسکی عرض قبول کی اور بزرجمہر کو حکم دیا کہ برزویہ کی سوانح عمری لکھہ کر کتاب مین شامل کی جاوے۔ اور یہی سوانح عمری کتاب کا چوتھا باب ہے۔

دوسرا باب ترجمہ قدیم سریانی سے بالکل مفقود ہے اور اوسکے مضمون کو فردوسی نے اپنے شاہنامہ مین اور ہی طرح سے بیان کیا ہے۔ فردوسی لکھتا ہے کہ برزویہ نے کسی کتاب مین دیکہا تہا کہ ہندوستان مین بڑے بڑے پہاڑ ہین اور اونپر انواع اقسام کے درخت ہین جنسے ایسی دوا طیار ہوسکتی ہے کہ اگر مردہ کہاے تو زندہ ہو جاوے۔ اس فقرہ کو دیکہہ کر برزویہ جو خود بہت بڑا حکیم تہا ہندوستان کو آیا۔ اور اون دواؤنکی تلاش کرنے لگا۔ بالآخر اوس کو یہہ بات معلوم ہوئی کہ جو مضمون اوس نے پڑہا تہا وہ محض شاعرانہ مضمون تہا اور اُس سے مراد ایک کتاب پند و نصایح تہی۔ اوسوقت برزویہ نے یہہ کتاب بہم پہنچائی اور اوس کا ترجمہ پہلوی مین کیا۔ ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عربی کلیلہ و دمنہ کے نسخون مین اختلاف ہے اور فردوسی کی نظر سے جو نسخہ گذرا اوس مین باب دوم کا مضمون اسیطرح لکہا تہا۔ کیونکہ ترجمہ عبرانی اور اوس سے جو ترجمے لاطینی

اور اسپانش مین منشعب ہوئے ہین اون مین بہی باب دوم کا وہی مضمون ہے جو فردوسی نے لکہا ہے۔

باب سوم مین ابن المقفع کا دیباچہ ہے جسمین مختصر طور پر کتاب کے مضمون اور اوسکے اغراض کا ذکر ہے۔

باب چہارم مین برزویہ کی سوانح عمری ہے اور فی الواقع یہ گویا پہلا باب اصلی پہلوی کتاب کا ہے لیکن اوس کا بزرجمہر کی طرف منسوب کرنا محض امر خیالی معلوم ہوتا ہے۔ برزویہ کی سوانح عمری مین دلچسپ واقعہ اسیقدر ہے کہ جب وہ ہندوستان مین آیا تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ زمانہ مذہب بدہ کے عروج کا تہا کیونکہ جس قسم کی طرز معاشرت فقرا اور معتکفین کی اوسنے لکہی ہے اوس کو بدہ مذہب کے ساتھہ بہت مطابقت ہے۔ پانچوین باب سے کہانیان شروع ہوتی ہین۔

پہلی کہانی مین یہہ دکہایا گیا ہے کہ دو عزیز دوستون کی دوستی ایک مفسد کے فساد سے کسطرح خاک مین ملجاتی ہے۔ ایک تاجر کے دو بیٹے تہے اور دونون نہایت بدچلن اور مسرف۔ ایک دن تاجر نے اون کو بہت کچہہ نصیحت کی۔ بڑے بیٹے پر باپ کی نصیحت کا اثر ہوا اور اوسنے دو بیل اور ایک گاڑی لی اور اوسپر تجارت کا مال لادکر ایک طرف کو روانہ ہوا۔ قضاے کار ایک بیل جس کا نام شتنزبہ (سنسکرت مین سنجیوک) تہا بیمار ہوگیا اور تاجر اوسکو ایک جنگل مین چہوڑکر آگے چلا۔ شتنزبہ جنگل کی ہری ہری گہاس کہا کہاکر چند روز مین نہایت چاق اور توانا ہوگیا اور تمام جنگل اوسکی آواز سے گونجنے لگا۔ اس جنگل کا بادشاہ

ایک شیر تہا اور اوسکے دو گیدڑ مصاحب تھے کلیلہ و دمنہ (سنسکرت مین کرکٹ اور دمنک)
شیر نے کبھی بیل نہین دیکہا تہا اوس کی آواز سے نہایت ہراسان ہوا اور جنگل مین چلنا
پہرنا چہوڑ دیا۔ دمنہ شیر کی یہہ حالت دیکھکر اپنے دل مین بہت خوش ہوا اور اوس کے ذریعہ
سے رسوخ پیدا کرنے کی فکر کی۔ اوس کے دوست کلیلہ نے بہت منع کیا اور دونون مین
ایک لمبی چوڑی گفتگو ہوئی اور ہر ایک نے اپنے قول کی تائید مین ایک نقل بیان کی۔
بالآخر دمنہ نے نمانا۔ شیر کے پاس گیا اور بتدریج اوس سے بیل کا ذکر کیا اور کہا کہ مین اوسکو
بادشاہ کے پاس حاضر کرتا ہون۔ شیر راضی ہوا اور دمنہ نے شنزبہ کو بہت کچھ سمجھا کر
شیر سے نہایت ادب کے ساتھ ملایا۔ شیر شنزبہ سے ملکر اس قدر خوش ہوا کہ چند روز
مین شنزبہ کو اپنا مشیر عام بنا لیا اور ہر وقت اوس کو اپنے پاس رکہنے لگا۔ دمنہ کو بیل کے
رسوخ کا سخت حسد پیدا ہوا اور زیادہ تر اس وجہ سے کہ یہہ خود اوسی کا کیا ہوا تہا۔ غرض
اوسنے شنزبہ کی طرف سے شیر کے دل مین اور شیر کی طرف سے شنزبہ کے دلمین برائی
ڈالنی شروع کی اور بالآخر اسکی نوبت آئی کہ ان دونون مین سخت جنگ ہوئی اور شنزبہ شیر
کے ہاتھہ سے مارا گیا۔

چھٹے باب مین دمنہ کے فریب کا کھلجانا اور اوسکی سزایابی کا بیان ہے۔ لیکن یہہ باب
نہ تو پنج تنتر مین ہے اور نہ قدیم ترجمہ سریانی مین اور بظاہر عربی مین الحاق کیا گیا ہے۔ اس
قسم کے افعال کی سزا پانا عربی خیالات سے درست ہو لیکن ہند کے خیالات سے درست
نہین ہے۔ ہند مین تو ہمیشہ نمامی کا نتیجہ یہی ہوتا ہے کہ تمام اپنے دشمن کو زیر کرنیکے بعد

خود اوس کی جگہہ پر قایم ہو جاتا ہے۔

ساتوین باب مین کبوترون کا قصہ ہے۔ ایک کوّا علی الصباح ایک درخت پر بیٹھا تھا اسمین کیا دیکھتا ہے کہ ایک صیاد جال اور دانہ لئے ہوئے چلا جاتا ہے۔ اتنے مین صیاد نے جال پھیلا کر دانہ ڈالدیا اور تھوڑی دیر نہین گذری تھی کہ کبوترون کا ایک غول آکر اوس جال مین گرفتار ہو گیا۔ کبوترون نے اپنے بادشاہ کے کہنے سے ایک دل ہو کر زور لگایا اور جال کو لے اوڑے۔ کوّا بھی اونکے پیچھے پیچھے چلا کہ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔ کبوتر جا کر ایک سوراخ کے پاس اوترے اور تھوڑی دیر کے بعد سوراخ مین سے ایک چوہا جو کبوترون کے بادشاہ کا دوست تھا نکلا اور اوسنے سب کے بند کاٹ دئے۔ کوّے کو یہہ ماجرا دیکھکر نہایت تعجب ہوا اور اوسنے بھی چاہا کہ اس چوہے کے ساتھ دوستی پیدا کرے بہت سی تقریر کے بعد چوہا راضی ہوا۔ ایک روز کوے نے چوہے سے کہا کہ بھائی جس جگہہ تم رہتے ہو یہہ سر راہ ہے مطلق محفوظ نہین چلو مین تمکو اپنے دوست کچھوے کے پاس لیچلون وہ ایک نہایت دلچسپ گوشہ عافیت مین رہتا ہے۔ ہم تینون ملکر زندگی بسر کرینگے۔ چوہا راضی ہوا اور کوّا اوسکی دم پکڑکر اوڑا اور اوسکو کچھوے کے پاس لے آیا۔ چند روز کے بعد ایک ہرن بھی ان مین آکر ملگیا اور چارون رہنے لگے۔ ایکدن ہرن غائب ہو گیا۔ کوا بہت بلند اوڑا اور دیکھنا شروع کیا کیا دیکھتا ہے کہ ہرن ایک جال مین بند پڑا ہی۔ چوہا یہہ خبر سنکر اپنے دوست کو چھڑانے چلا۔ کچھوے نے نہ مانا وہ بھی آہستہ آہستہ اوس کے پیچھے ہوا شکاری ہرن کو گرفتار دیکھکر اوس کی طرف چلا۔ لیکن اتنے

مین چوہا جال کاٹ چکا تھا۔ ہرن چار چھلانگین مار کر چلتا ہوا شکاری منہ دیکھکر رہ گیا۔ ہرن کو کھو چکا تھا کچھوے کو رسی مین باندہ کر اپنے سر پر رکھہ لیا۔ اب ان تینون دوستون پر سخت مصیبت پڑی کہ کچھوے کو کیونکر چھوڑائے۔ آخرکار چوہے کی صلاح سے ہرن لیٹ گیا اور کوا اوس کے سینگ پر آبیٹھا۔ شکاری سمجھا کہ ہرن زخمی ہے کچھوے کو زمین پر ڈال ہرن کے پیچھے ہوا۔ ہرن آہستہ آہستہ آگے بڑہا۔ اتنے مین چوہے نے کچھوے کی رسی کاٹ دی اور وہ جلدی سے پانی مین اُتر گیا۔ اس وقت ہرن نے چوکڑی بھری شکاری مایوس ہوکر کچھوے کی طرف پلٹا۔ دیکھا تو کچھوا بھی نہین ہے۔ پشیمان ہوکر گھر کی راہ لی اور یہہ چارون دوست آرام و آسایش سے زندگی بسر کرنے لگے۔

یہہ حکایت پنچ تنتر کے دوسرے باب مین ہے اور کلیلہ و دمنہ کی کل حکایتون مین زیادہ دلچسپ اور پیاری ہے۔ اسکے بعد کے تین باب عربی کے پنچ تنتر کے تیسرے چوتھے اور پانچوین بابون کے مطابق ہین۔

چوہے اور بلی کی کہانی۔ بادشاہ اور چڑیا کی کہانی۔ شیر اور گیدڑ کی کہانی یعنی ڈی ساسی کے گیارہوین بارہوین اور تیرہوین باب اگرچہ پنچ تنتر مین نہین ہین لیکن مہابھارت مین یہہ سب کہانیان موجود ہین۔ اور بادشاہ اور چڑیا کی کہانی تو ہری ونش مین بھی ہے جس سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ برہمنون نے اس قدر بدہ مذہب کی عزت کی ہے کہ بدہا کی کتاب پیدایش کے حصے اپنی اتنی بڑی مذہبی کتاب مین جیسی کہ مہابھارت ہے اور جسکو علی العموم ہنود کتاب آسمانی سمجھتے ہین شریک کردی ہے۔ مہابھارت بھی ایک عجیب

بے ربط مجموعہ حکایات وقصص کا ہے جس کی نسبت موجودہ یورپین تحقیقاتون سے (جو اُس کی زبان اوس کے طرز بیان تاریخی واقعات فلسفہ وغیرہ وغیرہ امور پر مبنی ہین) یہہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ اوس کے مختلف حصے مختلف اوقات مین لکھے گئے ہین اور اونکا باہمی تعلق اور ارتباط اصلی نہین ہے بلکہ مصنوعی۔

چودہوین باب کی حکایت سے بالکل بدہ مذہب کی بوباس آتی ہے۔ ایک بادشاہ تہا جسنے بارہ ہزار برہمنون کو قتل کیا تہا اس نے آٹھہ نہایت خوفناک خواب دیکھے اور گہبراکر برہمنون سے تعبیر پوچہی۔ برہمن بادشاہ سے نالان تہے ہی۔ انہون نے یہہ تعبیر کی کہ بادشاہ پر آٹھہ مصیبتین آنے والی ہین اور اون کا دفعیہ اسی مین ہے کہ وہ اپنی بڑی رانی اور بڑے بیٹے اور اپنی خاص سواری کے گہوڑے اور اونٹ کو اور اپنے خاص مشیر اور کپاریون نامی اپنے مرشد کو برہمنون کے سپرد کرے تاکہ وہ ان سب کو قتل کرین اور بادشاہ کو انکے خون سے نہلاکر پاک کرین۔ بادشاہ اس تعبیر سے سخت پریشان ہوکر اپنی بڑی رانی کے پاس گیا۔ رانی نے کہا کہ برہمنون کی صلاح نہ سن کپاریون کے پاس جا اور اوس سے خوابون کی تعبیر پوچھہ۔ بادشاہ کپاریون کے گہر گیا اوس نے خوابون کی تعبیر بالکل اولٹی بتائی اور کہا کہ کئی بادشاہ تیرے پاس سفیر اور تحائف بہیجین گے۔ چند روز کے بعد سفیر اور تحائف قرب وجوار کے بادشاہون کے پاس سے آن پہونچے۔ بادشاہ نہایت خوش ہوا کپاریون کو اپنا وزیر اعظم بنایا اور برہمنون کے قتل کا حکم دیا۔

اس کہانی مین برہمنونکی بہت سخت ہجو ہے اور جہان کہین اون کا ذکر ہے بہت ہی خفیف

اورحقارت کے الفاظ استعمال کئے گئے ہین - ایک ثبوت اس کہانی کے بدہسٹ ہونیکا یہ بہی ہے کہ تبت کی ایک کتاب مین جوشل اور بدہسٹ کتابون کے اوس ملک کی زبان مین ترجمہ ہوئی تہی یہ حکایت موجود ہے- یہ کتاب ظاہرا اصلی سنسکرت کلیلہ ودمنہ کا ترجمہ معلوم ہوتی ہے اور اس کا ایک ناتمام حصہ ڈاکٹر شیفنر نے جو اس وقت یورپ مین نہایت مشہور زبان تبت کے عالم ہین چہاپا ہے-

پندرہوین باب کی حکایت یہہ ہے - ایک شیرنی کے دو بچے تہے - ایک دن ایک اسپ سوار اوس طرف سے گذرا اوسنے دونون بچون کو تیر سے مارکر اون کی کہال لی لی اور گوشت جنگل مین چہوڑدیا- شیرنی اپنے بچونکی یہ حالت دیکہکر فریاد کرنے لگی- قضای کار ایک گیدڑ ادہر سے گذرا - پوچہا کیا ماجرا ہے تو کیون روتی ہے - شیرنی نے حقیقت کہہ سنائی گیدڑ نے کہا - انچہ برخود نہ پسندی بر دیگران مپسند - تو تمام جانورون کے بچون کو کہاتی ہے اور اون کو دکہہ دیتی ہے اس کا بدلہ خدا نے تیرے ساتھ کیا - شیرنی نے اوس دن سے جان لینا اور گوشت کہانا چہوڑدیا اور پہل پہلری پر زندگی کرنے لگی - آخرکار پرندون نے شکایت کی کہ یہہ ہماری غذا ہے تب اوسنے گہاس پر قناعت کی یہہ کہانی بہی بدہسٹ ہے - کیونکہ جان کا نہ لینا اور مطلقاً ترک حیوانات کرنا خاص بدہ مذہب کی تعلیم ہے

سولہوان باب جسمین زاہد اور مہمان کی کہانی ہے ہندی الاصل نہین معلوم ہوتا کیونکہ اسمین خرما کہانے اور عبرانی پڑہنے کا ذکر ہے - ظاہرا یہہ الحاق ہے اور بڑی دلیل الحاق کی یہہ ہے کہ قدیم ترجمہ سریانی مین بہی یہہ باب نہین ہے -

مسافر اور سنار کی کہانی پنچ تنتر کے پہلے باب مین موجود ہے۔ اور شاہزادہ اور اوس کے مصاحبون کی کہانی جسپر ڈی ساسی کی عربی کلیلہ و دمنہ کا اختتام ہے اگرچہ بہئیتہ پنچ تنتر مین نہین لیکن اس سے بہت مشابہ ایک کہانی پنچ تنتر کے پہلے باب مین موجود ہے۔

منجملہ اون تین ابواب سکے جوڈی ساسی کے نسخہ مین نہین ہین لیکن عربی کلیلہ و دمنہ کے اور نسخو نمین پائے گئے ہین بجوہون کے بادشاہ کی کہانی نہایت پرانی ہے اور قدیم ترجمہ سریانی مین بہی موجود ہے۔ اس کہانی کو پروفیسر نوئل ڈک کے نے (جنسے عربی اور عبرانی و سریانی اور کل سیمیاطیقی زبانون کا زیادہ محقق کوئی عالم اسوقت یورپ مین نہین ہے) ایک بہت لمبی چوڑی محققانہ تقریظ کے ساتھ علیحدہ چہاپا ہے اور اونکی رائے یہہ ہے کہ یہ فارسی الاصل ہے۔ انہون نے کئی دلیلین اس کی لکہی ہین جسکے منجملہ یہہ بہی ہے کہ اس حکایت مین ہندوستان کو ملک براہنہ کہا گیا ہے اور ایک بہت بڑی ریگستان کا ذکر ہے جو ہندوستان مین نہین ہو سکتا اور ایران مین موجود ہے۔

بگلے اور ربط کی کہانی کے نسبت ڈی ساسی نے لکہا ہے کہ یہہ ایک نسخہ مین پائی گئی اور اوس کے بہی اخیر مین کاتب نے لکہا ہے کہ یہہ اصلی کلیلہ و دمنہ مین نہین ہے بلکہ الحاق کی گئی ہے۔ مگر یہہ حکایت اور اوس کے بعد والی یعنی کبوتر اور لومڑی اور بگلے کی کہانی یہ دونون عبرانی اور قدیم اسپانش ترجمون مین اور اونکے شاخون مین موجود ہین۔

اس خلاصہ سے معلوم ہوگا کہ کتاب کلیلہ و دمنہ کے ابواب تین قسم کے ہین۔ ہندی الاصل فارسی الاصل۔ اور عربی الاصل۔ بارہ باب (یعنی ۵۔ اور ۷۔ اور ۸۔ اور ۹۔ اور ۱۰۔ اور ۱۱

اور-۱۲- اور-۱۳- اور-۱۴- اور-۱۵- اور-۱۷- اور-۱۸) ہندی ہین تین باب (یعنی ۲- اور-۴- اور-۱۹) فارسی اور چہہ باب (یعنی ۱- اور-۳- اور-۶- اور-۱۶- اور-۲۰- اور-۲۱) عربی ہین-

عربی کے تراجم

اب تہوڑا سا حال اون ترجمون کا لکہا جاتا ہے جو عربی سے ہوئے لیکن ان تراجم کے ذکر سے پہلے اس قدر کہنا ضرور ہے کہ عبداللہ بن ہلال اہوازی نے خلیفہ مہدی کے عہد مین یحیی بن خالد برمکی کے حکم سے ایک اور بہی ترجمہ پہلوی سے عربی مین کیا تہا اور سہل بن نوبخت نے اوسی عہد مین اوس کو نظم کیا تہا- اس دوسرے ترجمہ عربی کا کچہہ حال نہین معلوم ہے اور اس کا محض نام ہی نام حاجی خلیفہ نے اپنی کتاب کشف الظنون مین لکہا ہے-

ان ترجمون مین پہلے پانچ ترجمے ہین- سریانی جدید- یونانی- فارسی- عبرانی اور اسپانش قدیم-

ترجمہ سریانی جدید ایک عیسائی پادری نے دسوین یا گیارہوین صدی عیسوی مین کیا- اس ترجمہ کا ایک نسخہ اس وقت تک ملا ہے جو ڈبلن یونیورسٹی کے کتب خانہ مین ہے- یہہ نسخہ غلطیون سے بہرا ہوا ہے مگر اس کو نہایت محنت سے اور بہت کچہہ تصحیح کے بعد مرحوم پروفیسر رائیٹ نے ۱۸۸۴ء مین چہپوایا- اسمین کل پندرہ باب ہین اور ڈی ساسی کے پہلے تینون باب بالکل مفقود ہین اور ابواب کی ترتیب مین بہی فرق ہے- ظاہرا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس نسخہ عربی سے یہہ ترجمہ ہوا ہے وہ ڈی ساسی کے نسخہ سے بہتر تہا-

یونانی ترجمہ گیارہوین صدی عیسوی کے اواخر مین ہوا اور اوس کا مصنف ایک شخص سائمن سیٹ نامی تہا جسکی اور تصنیفات بہی موجود ہین- اس ترجمہ مین بجز باب اول یعنی دیباچہ علی بن الشاہ اور باب بستم و بست یکم کے اور کل ابواب جو عربی نسخون مین پائے جاتے ہین موجود ہین- یہہ ترجمہ سنہ ۱۶۹۶ء مین چہپا اور پہر مع ترجمہ لاتینی کے سنہ ۱۶۹۷ء مین اور اس اخیر نسخہ سے ۱۵۸۱ء مین دوبارہ چہاپا گیا-

یونانی سے ایک ترجمہ اٹالین مین ہوا اور ۱۵۸۳ء مین اور پہر دوبارہ ۱۸۷۲ء مین چہپا- ایک ترجمہ یونانی سے سلاوانک زبان مین بہی ہوا-

فارسی ترجمے

پہلا ترجمہ فارسی ابولمعالی نصر اللہ بن محمد بن عبد الحمید نے بہرام شاہ غزنوی کے حکم سے کیا- ڈی ساسی نے اپنی تقریظ مین اس ترجمہ کی کیفیت چہہ نسخون سے جو پارس کے کتب خانہ شاہی مین موجود ہین لکہی ہے- بعد ایک بہت طول طویل دیباچہ کے جسمین سبب تالیف کتاب بیان کیا گیا ہے نصر اللہ نے ابن المقفع کا دیباچہ دیا ہے جو ڈی ساسی کے نسخہ مین باب دوم ہے اور اسکے بعد سولہ باب دیئے ہین یعنی باستثناء باب اول کے کل ابواب جو ڈی ساسی کے نسخہ مین ہین- اس ترجمہ کی تاریخ سنہ ۱۱۲۱ء ہے اور یہہ ابہی تک طبع نہین ہوا ہے- نصر اللہ کی نثر کو رودکی شاعر نے نظم کیا اور اسی کو حسین واعظ کاشفی نے پندرہوین صدی عیسوی مین اپنے طور پر ترتیب دیا اور تبدیل کیا- اور امیر شیخ احمد سہیلی سپہ سالار سلطان حسین مرزا بادشاہ خراسان کے نام پر اوس کا نام انوار سہیلی رکہا- یہہ کتاب اسقدر

مشہور و معروف ہے کہ اوس کا بیان فضول ہے حسین واعظ کی کتاب مین بہت سی حکایات ایسی ہین جو عربی کلیلہ و دمنہ مین نہین پائی جاتی ہین۔

سولھوین صدی عیسوی کے اوائل مین علی چلیپی نے انوار سہیلی کا ترجمہ ترکی زبان مین کیا جس کا نام ہمایون نامہ ہے۔ اس ترکی سے ایک ترجمہ فرنچ مین ہوا اور ایک اسپانش مین۔ اکبر کے وقت مین ایک اور ترجمہ فارسی مین ہوا ہے جس کا مصنف ابو الفضل ہے اور اسکا نام عیار دانش ہے اس کتاب کی عبارت نہایت سلیس ہے اور یہہ بہ نسبت انوار سہیلی کے عربی سے بہت زیادہ مطابقت رکھتی ہے یہہ ترجمہ ۱۵۹۵ع مین تمام ہوا۔

منشی عنایت اللہ کی بہار دانش جو کہ ایک بہت ہی معروف کتاب ہے عہد سلطنت شاہجہان مین لکھی گئی۔ مصنف کا بیان ہے کہ یہہ قصہ ایک برہمن کی زبانی ہے۔ لیکن یہہ کتاب فی الواقع کوئی ترجمہ نہین ہے بلکہ ایک انشا پردازی ہے اور اوسمین مختلف قصص و حکایات ہندی تغیر اور تبدل کے ساتھ جمع کردئے گئے ہین اور ان مین سے بعض نسخ مختصر مین موجود ہین۔ بہار دانش کو تو شاید کلیلہ و دمنہ کے سلسلہ مین بیان کرنا بھی کسیقدر غلطی ہے لیکن چونکہ یہہ بھی ایک ہندی مجموعۂ حکایات سمجھا جاتا ہے اسواسطے اوسکا ذکر محض ضمناً کیا جاتا ہے۔

عبرانی ترجمہ

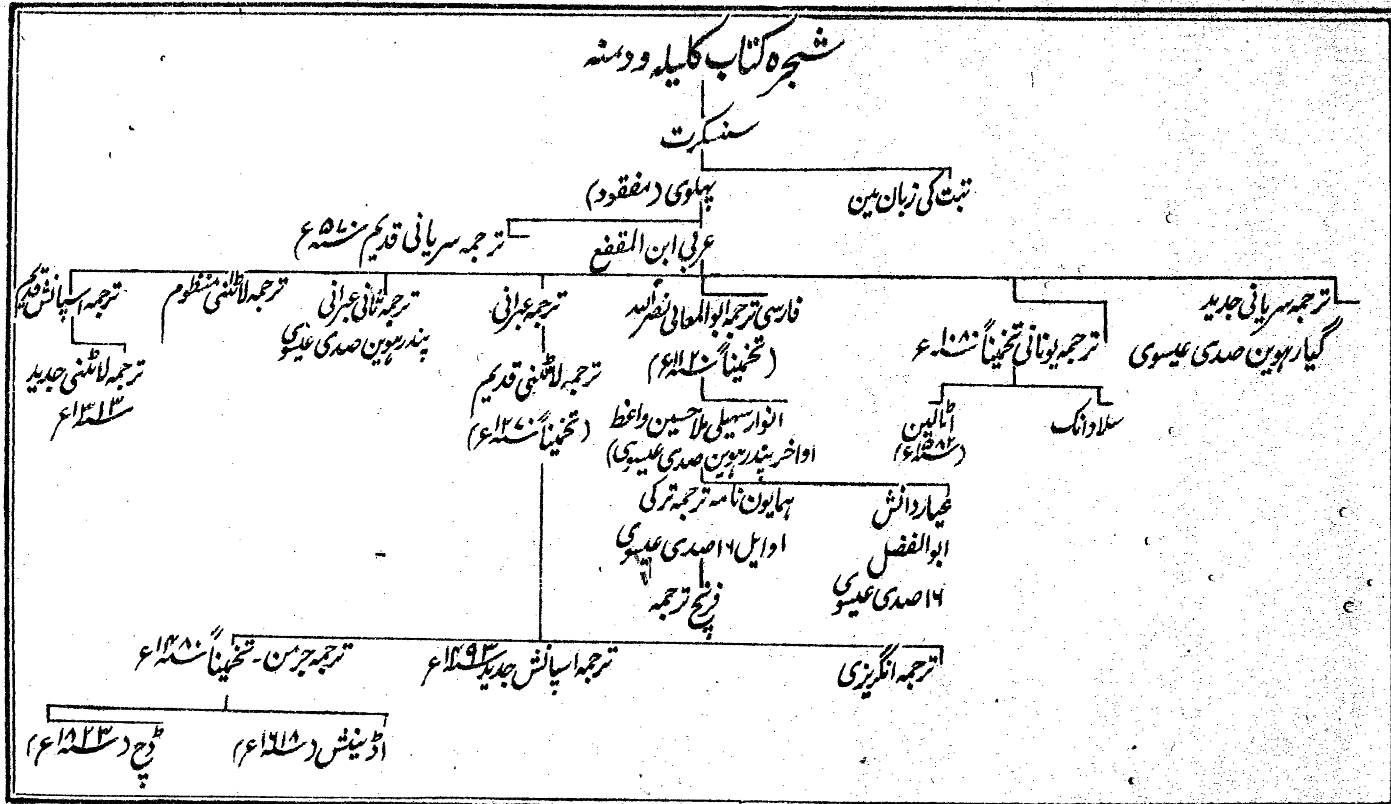
عبرانی دو ترجمے ہوئے ہین لیکن ان مین سے پہلا ترجمہ زیادہ مشہور ہے کیونکہ اس سے ایک نہایت معروف و مشہور لاتینی ترجمہ اور اوس سے جرمن۔ ڈینش۔ ڈچ۔ اسپانش۔ اٹالین۔ فرنچ۔ اور انگریزی ترجمے منشعب ہوئے ہین۔ اس ترجمہ اول کا ایک نسخہ ابتر حالت

مین پارس کے کتب خانہ شاہی مین ہے۔ڈی ساسی نے اوسکے ایک حصہ کو چھاپا تھا۔ لیکن ابھی ۱۸۸۱ع مین ڈیرن برگ نے یہہ پوری کتاب اور اوسکے ساتھہ جدید ترجمہ عبرانی دونون کو چھاپا ہے۔اس ترجمہ کا نہ مترجم معلوم ہے اور نہ اس کی تحریر کی تاریخ۔ لیکن ایسا قیاس کیا جاتا ہے کہ یہہ سنہ ۱۲۵۰ع کے قریب ہوا تھا۔

اس عبرانی کا لاتینی ترجمہ جان آف کیاپوا نے کیا اور اوس کا نام ہدایت نامہ زندگی انسانی رکھا ڈی ساسی کی راے ہے کہ یہہ ترجمہ ۱۲۷۹ع مین ہوا۔ لیکن کل ترجمون مین یہہ لاتینی ترجمہ کتاب کلیلہ و دمنہ کی اشاعت کا بہت بڑا ذریعہ ہوا ہے اور اسنے صدہا سال یورپ مین حکومت کی ہے اور جیسا کہ اوپر لکھا گیا یہی ترجمہ جڑ ہے جرمن۔ ڈینش۔ ڈچ۔ اسپانش۔ اٹالین۔ فرنچ اور انگریزی ترجمون کی۔

ترجمہ اسپانش قدیم

یورپ کے کل خطون مین اسپین وہ خطہ ہے جسمین مسلمانون کے علوم و فنون کا زیادہ اثر پڑا ہے اور ایسی کتاب کا اوس ملک کی زبان مین ترجمہ ہونا تعجبات سے نہین ہے۔یہ ترجمہ براہ راست عربی سے ہوا اور اسمین اور اوس ترجمہ مین جو لاتینی سے ہوا ہے فرق کرنا چاہیے۔اس ترجمہ کی تاریخ ۱۲۶۱ع ہے اس اسپانش سے بھی ایک ترجمہ لاتینی مین ہوا ہے جس کے دو قلمی نسخے پارس کے کتب خانہ شاہی مین موجود ہین۔ان کل تراجم کا ایک شجرہ پروفیسر میکس ملر نے بنایا ہے جو ترمیم کے ساتھہ پیش کیا جاتا ہے اور جس سے کتاب کلیلہ و دمنہ کی سوانح عمری براے العین معلوم ہوگی۔


شجرہ کتاب کلیلہ و دمنہ
سنسکرت
تبت کی زبان مین
پہلوی (مفقود)
ترجمہ سریانی قدیم سنہ ۵۷۰ء
عربی ابن المقفع
ترجمہ سریانی جدید
گیارہوین صدی عیسوی
ترجمہ یونانی تخمیناً سنہ ۱۰۸۰ء
سلاونک
اٹالین (سنہ ۱۵۸۲ء)
فارسی ترجمہ ابو المعالی نصر اللہ
(تخمیناً سنہ ۱۱۲۰ء)
انوار سہیلی ملا حسین واعظ
اواخر پندرہوین صدی عیسوی)
عیار دانش
ابو الفضل
۱۶ صدی عیسوی
ہمایون نامہ ترجمہ ترکی
اوایل ۱۶ صدی عیسوی
فرنچ ترجمہ
ترجمہ عبرانی
ترجمہ لاطینی قدیم
(تخمیناً سنہ ۱۲۷۰ء)
ترجمہ ثانی عبرانی
پندرہوین صدی عیسوی
ترجمہ لاطینی منظوم
ترجمہ اسپانش قدیم
ترجمہ لاطینی جدید
سنہ ۱۳۱۳ء
ترجمہ انگریزی
ترجمہ اسپانش جدید سنہ ۱۴۹۳ء
ترجمہ جرمن - تخمیناً سنہ ۱۴۸۰ء
ڈینش (سنہ ۱۶۱۸ء)
ڈچ (سنہ ۱۶۲۳ء)

پروفیسر میکس ملر کی تحریر کے بعد جو کچھہ امور جدید تحقیقاتون سے ظاہر ہوگئے ہین وہ بھی اس شجرہ مین شریک کردئے گئے ہین۔

ترجمہ سریانی قدیم

اب اوس سریانی بھائی کا کچھہ حال بیان کیا جاتا ہے جو اس وقت تک گمنام اور لاولد رہا ہے اگرچہ وہ اپنے عربی بھائی سے دو سو برس پہلے دنیا مین آیا تھا۔ اس نایاب نسخہ کی سرگذشت اور اوس کے ملنے کی داستان نہایت عجیب و غریب ہے اور اسمین بالکل ناول کا مزہ آتا ہے۔ عبدیسوع نامی نسیبس کے بشپ نے ۱۲۹۰ء مین ایک فہرست سریانی کتابون کی لکھی تھی جو ۱۷۲۵ء مین طبع ہوئی۔ اس فہرست مین عبدیسوع نے لکھا ہے کہ ۵۷۰ء مین ایک شخص بود نامی نے جو نسطوری پادری تھا اور ہندوستان اور ایران کے نسطوریونکو دیکھنی بھالنے پر متعین تھا اپنے سفر ہندوستان مین کتاب کلیلہ و دمنہ کا ترجمہ پہلوی سے سریانی مین کیا۔ چونکہ اس تحریر کو صدہا سال گذر گئے اور اس عرصہ مین ترجمہ مذکور کا کچھہ پتہ نہ لگا اور نہ اوس کا کوئی نسخہ دستیاب ہوا ڈی ساسی نے اپنی تقریظ مین اسکے وجود ہی مین شک کیا ہے اور سچ ہے کہ عبدیسوع کی تحریر کے زمانہ سے لیکر ۱۸۷۰ء تک اس ترجمہ کا کہین سراغ تک نہین ملا تھا۔

۱۸۶۸ء مین ایک قلدی نصرانی یقنان بر بالش یورومیا سے منسٹر کے شہر مین قلدی نصرانیون کے واسطے چندہ کرنیکو آیا۔ اوس وقت یونیورسٹی منسٹر مین پروفیسر بیکل سیمیٹک زبانون کا درس دیتے تھے اور چونکہ اون کو خاص مناسبت سریانی زبان اور سریانی زبان

کی نصرانی تحریرون سے تہی اون سے اوراس شخص سے زیادہ ارتباط ہوگیا۔ بیکل نے پروفیسر
بن فائی کے کہنے سے اس قلدی سے ترجمہ سریانی کا حال پوچہا۔ یقنان نے کہا کہ یہہ ترجمہ
تیرہ سو برس قبل (یہہ تاریخ عہد یسوع کی تاریخ سے بالکل مطابق ہے) ہندوستان کی زبان سے
ہوا تہا۔ اور چند سال ہوئے کئی قلدی پادری جو ہندوستان گئے تہے کئی ایک نسخہ اس
کتاب کے ہمراہ لائے تہے اور اونہون نے الکاش کے بشپ کو ایک نسخہ بطور ہدیہ دیا
تہا چنانچہ خود مین نے بہی انہین سے ایک نسخہ لیا ہے جسکو مسٹر پرکنس امریکن مشنری نے
چہہ سو روپیہ کو خریدنا چاہا مگر مین نے نہ دیا۔ یقنان نے پروفیسر بیکل سے وعدہ کیا کہ مین
اس نسخہ کی نقل آپ کو مفت مین کرا دون گا۔ پروفیسر بیکل نے چہہ سو روپیہ نسخے کی لکہائی اور
تیس روپیہ ڈاک کا خرچ یقنان کے حوالہ کئے اور یقنان اپنے ملک کو چلتا ہوا اور آج تک
اوس کا پتہ نہین ہے۔ اس کے بعد پروفیسر بن فائی نے ہندوستان مین تحقیقات کی کہ آیا ملابار
کے ملک مین جہان قلدی نصرانی کثرت سے ہین کوئی کتاب اس قسم کی سریانی مین یا پہلوی مین
موجود ہے۔ وہان سے بہی جواب شافی نہ ملا اور وہ مایوس ہوگئے۔ اب دوسرا یہہ واقعہ
پیش آیا کہ ۱۸۷۰ء مین پوپ نے ایک بڑا جلسہ کل رومن کیاتہلک بشپون کا کیا اور اس جلسہ
مین تمام دنیا کے کیاتہلک بشپ جمع ہوئے۔ اور خود الکاش کا بشپ بہی جسکے کتب خانہ مین
یقنان کے بیان سے کئی نسخے ترجمہ سریانی کے تہے اس جلسہ مین آیا۔ اوس وقت پروفیسر بن فائی
نے اپنے دوست پادری گیدی کے ذریعہ سے (جنہون نے ڈی ساسی کی کلیلہ ودمنہ
کا تکملہ چہاپا ہے) پہر تحقیقات شروع کی۔ گیدی بشپ سے ملے اور اس نسخہ کی کیفیت

دریافت کی بشپ نے یقنان برابش کے بیان سے انکار کیا لیکن یہہ کہا کہ میرے کتب خانہ مین ایک نسخہ قلدی ترجمہ کلیلہ و دمنہ کا ہے مگر یہہ نسخہ اسقدر بد خط ہے کہ اوس کا پڑہنا محالات سے ہے اور مین اسکو اپنے بچپن سے دیکہتا آتا ہون ہندوستان سے نہین آیا ہے - اب بالکل ثابت ہوگیا کہ برابش نے دہوکا دیا - لیکن پروفیسر بن فائی ہمت نہین ہارے اونہون نے پادری گیدی سے خواہش کی کہ بشپ کے ہمراہ جو پادری آئے ہون اون سے بہی دریافت کیا جاوے چنانچہ گیدی نے بشپ کے ایک ہمراہی جارج ابن یسوع خیاط سے ذکر کیا - خیاط نے کہا کہ ابہی اس سفر مین بشپ کے ساتھہ ماردین کی خانقاہ مین اوترا ہوا تہا اور وہان کے کتب خانہ مین مین نے ایک سریانی ترجمہ کلیلہ و دمنہ کا دیکہا جو بالیقین وہی ہے جس کا ذکر عبدیسوع نے اپنی فہرست مین لکہا ہے -

اب یہہ فکر ہوئی کہ یہہ نسخہ کیونکر ہاتھہ آئے یا اس کی نقل کیونکر ملے - حسن اتفاق سے اسی زمانہ مین مسٹر سوتسین (جو اسوقت ٹوبنگ گن مین پروفیسر ہین اور نئی جیول کے علمائے جرمن مین نہایت ہونہار ہین) اوس حوالی مین سفر کر رہے تہے - پروفیسر بن فائی نے انکو لکہا اور وہ ماردین گئے اور اوس نسخہ کو نکلوایا اور اوس کا معائنہ کیا وہ اپنی چٹہی مورخہ ۱۹ - اگست ۱۸۷۰ء مین مقام ماردین سے لکہتے ہین - مین نے اس نسخہ کو دیکہا اوسمین گیدڑون کے نام کلیلاگ اور دمناگ ہین جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہہ عربی سے نہین ترجمہ ہوا ہے - نسخہ قلدی خانقاہ کے کتب خانہ مین ہے مین نے پہلے پوچہا کہ کوئی نسخہ کلیلہ و دمنہ کا ہے جواب ملا نہین - پہر مین نے پوچہا کہ کوئی کتاب کہانیون کی ہے جواب ملا ہان اور

دیر کے بعد بہت تلاش سے وہ نسخہ میری پاس لایا گیا سوت سین نے فوراً نقل کا بندوبست کیا اور بالآخر یہہ نسخہ اپریل ۱۸۷۱ع مین پروفیسر ن فائی کے ہاتہہ آیا ۱۸۷۶ع مین پروفیسر بیکل نے اصل سریانی کو معہ جرمن ترجمہ کے چھاپا اور جیسا کہ اوپر لکھا گیا پروفیسر ن فائی نے اسپر دو سو صفحے کی تقریظ لکھی۔

پروفیسر ن فائی نے اس ترجمہ کی بابت ثابت کیا ہے کہ یہہ براہ راست پہلوی سے ترجمہ ہوا ہے عربی سے نہین ہوا۔ مثلاً پہلے تو نام ہی اسکا کلیلاگ و دمناگ ہے اور یہ نام عربی سے نہین مشتق ہو سکتا کیونکہ کلیلہ و دمنہ کی سریانی بجنسہ وہی ہے جو عربی اور جدید ترجمہ سریانی سے بہی یہہ بات ثابت ہے۔ فی الواقع یہہ نام پہلوی کلیلک و دمنک سے لئے گئے ہین جو اصل سنسکرت مین کرکٹ اور دمنک ہین پہلوی کا کاف فارسی حال مین۔ ہ۔ سے متبدل ہو جاتا ہے۔ اور اسی وجہ سے ابن المقفع نے ان نامون کی تعریب کلیلہ و دمنہ سے کی ہے۔

بعض سنسکرت کے نام جو عربی مین بالکل بدل گئے ہین اس سریانی ترجمہ مین پہنچانے جاتے ہین مثلاً چوہے اور بلی کی کہانی مین دو نام زدشترڈ اور بیشیم ہین جو فی الواقع سنسکرت یودہشٹہر اور بہیشم کی پہلوی ہین ان کو شاید ابن المقفع نے عمداً دابشلیم اور بیدپا بنا دیا ہے۔ اسیطرح چہٹے باب مین ارجن اور بہیم کی جگہہ پر سریانی مین ارنگ اور بیمد ہے برخلاف اسکے یہہ نام عربی سے بالکل مفقود ہین۔

علاوہ ان نامون کے چند نام ایسے ہین جو پہلوی مین سنسکرت نامون کے لفظی

ترجمے تھے یہ نام سریانی مین موجود ہین۔ مثلاً اُلو اور کوون کی کہانی مین تالاب کا نام سنسکرت مین چندرسر ہے جس کا پہلوی مین ترجمہ ماہ خان یعنی چاند تلاو تھا اور سریانی مین چندرو کہانی ہے اوسی حکایت مین وجی وت یعنی فتحمند کی جگہہ پر سریانی مین بیروز ہے جس کے معنی فارسی مین فتحمند کے ہین۔ ابن المقفع کی عربی اور اس سریانی ترجمہ کو باہم مقابلہ کرنیکے بعد معلوم ہوتا ہے کہ بہ نسبت عربی کے سریانی ترجمہ بہت زیادہ اصل سنسکرت سے مطابقت رکہتا ہی۔ ظاہرا معلوم ہوتا ہے کہ ابن المقفع نے عمداً تصرف کیا ہے اور کل ایسی چیزون کو جنکی نسبت ذرا بھی مذہبی اعتراض ہوسکتا تھا چھوڑ دیا ہے یا تبدیل کردیا ہے۔ ابن المقفع کی ایک خاص حالت تھی۔ زمانہ وہ تھا کہ اسلام کا انتہائی غلو اور جوش قایم تھا اور خود اوس کا یہہ حال کہ ایک تو نومسلم اور اوسپر الزام زندیقیت۔ اوس کو اپنا بچاو بہرحال ضرور تھا اور اس بچاؤ مین اوسنے پہلوی کے ترجمہ مین حسب اقتضاے وقت تصرف کیا اور جانکر کیا۔ ان ترجمون کے باہمی مقابلہ سے پروفیسر فائی نے اصل کتاب سنسکرت کی نسبت جو ایران مین گئی اور جس کا بقیہ موجودہ پنج تنتر ہے یہ نتائج نکالے ہین۔

اولاً جو ابواب سنسکرت مین ہین اور قدیم سریانی یا عربی مین بھی موجود ہین وہ اصلی کتاب کے حصے ہین۔

ثانیاً جو ابواب قدیم سریانی اور عربی دونون مین ہین اور سنسکرت مین نہین ہین وہ بھی اصلی ہین۔

ثالثاً جو ابواب سنسکرت مین ہین لیکن قدیم سریانی یا عربی مین نہین پائے جاتے وہ اصلی نہین ہین اور ہندوستان مین الحاق کیے گیے ہین۔

ماردین والا نسخہ ناتمام ہے آخر کا ایک صفحہ گم ہے اور بلار کی حکایت کے بیچ کا ایک حصہ غایب ہے جس سے یہ گمان ہوتا ہے کہ کاتب غلطی سے دو صفحے اولٹ گیا۔

اس ترجمہ مین کل دس باب ہین اور اون کی ترتیب یہہ ہے۔

پہلا باب۔ شیر اور بیل کی کہانی ....

دوسرا باب۔ کبوتر کی کہانی .. ..

تیسرا باب۔ بندر اور کچھوے کی کہانی .. ..

چوتھا باب۔ راہب اور نیولے کی کہانی .. ..

پانچوان باب۔ چوہے اور بلی کی کہانی .. ..

چھٹا باب۔ اُلو اور کوونکی کہانی .. ..

ساتوان باب۔ بادشاہ اور چڑیا کی کہانی .. ..

آٹھوان باب۔ شیر اور گیدڑ کی کہانی .. ..

نوان باب۔ بلاد کی کہانی .. ..

دسوان باب۔ چوہون کے بادشاہ کی کہانی .. ..

اس فہرست سے معلوم ہوگا کہ سریانی قدیم اور عربی مین ابواب اور ترتیب ابواب مین کیا فرق ہے۔

ترجمہ تبت کی زبان مین

شجرہ کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ ایک ترجمہ سنسکرت سے تبت کی زبان مین بہی ہوا تھا۔ جس وقت بدہ مذہب تبت مین گیا اوس کے ساتھہ ہی اس مذہب کی کتابین بہی ملکی زبان مین ترجمہ ہوئین اور فی الحقیقت اس وقت ہمکو نہ فقط مذہب بدہ کی تاریخ لکہنے مین بلکہ ہندوستان کے تاریخی واقعات ہندوستان کے مصنفین کی سنین قایم کرنے مین اون ترجمون سے جو غیر ملکون کے السنہ مین ہوئے تہے بیش بہا مدد مل رہی ہے۔ افسوس ہے کہ یہ ترجمہ محض ایک ہی کہانی کا ہے جو ڈی ساسی کے نسخہ مین موجود ہوین ہے۔ اور جیسا کہ اوپر ذکر ہوچکا پروفیسر شیفنر نے اس کو چہاپا ہے۔

بعض محققین یورپ کی راے ہے کہ کلیلہ و دمنہ کی اصل سنسکرت جیسا کہ بن فائی نے لکہا ہے ایک خاص مجموعہ حکایات نہ تہا بلکہ جسوقت برزویہ ہندوستان مین آیا اُسنے اون کہانیون مین سے جو مروج تہین ایک مجموعہ اپنے طور پر طیار کرکے اوس کا ترجمہ پہلوی مین کیا لیکن خواہ یہہ اصل ایک کتاب ہو یا مختلف کتابون کا انتخاب ہو اسمین کسی طرح کا شک نہین کہ جس قدر کہانیان قصص و حکایات اس وقت تمام یورپ اور ایشیا مین موجود ہین اور جن سے ان ملکون کے خیالات پر ان ملکون کی تہذیب پر ان ملکونکی تعلیم اور طرز معاشرت اور اخلاق پر صدہا سال سے اثر پڑ رہا ہے جن حکایات و قصص کے ذریعہ سے ان ملکون کی زبانون مین صدہا خیالات صدہا ضرب المثلین صدہا فقرے شامل ہوگئے ہین جنکی وجہ سے ان ملکون کے باشندون مین جان آگئی ہے اور اون کا

شمار انسانون اور مہذب قومون مین ہوا ہے۔ ان حکایات وقصص کے بہت بڑے حصہ
کا ماخذ بُدھ کی کتاب جاتک ہے۔ اوران کا یورپ مین پہیلانے والا اس خمیر ترقی اخلاقی
گو اس روح کالبد انسانی کو یورپ کے جسم پژمردہ مین ڈالنے والا کون تہا مسلمان تہے۔
پس معلوم ہوا کہ مسلمانون نے نہ فقط علم کی روشنی یورپ مین پہیلائی بلکہ اخلاق کا چراغ
بہی یورپ مین مسلمانون ہی نے روشن کیا نہ فقط ہندسہ وحساب وہیأت وجغرافیہ
وکیمیا کی تعلیم کی بلکہ طرز معاشرت آپس کا برتاؤ۔ نیک چلنی اور کل وہ خصلتین جو انسان
اور بہائم مین ما بہ الامتیاز ہین سکہائین۔ نہ فقط یورپ کی دنیا ہی بنائی بلکہ عقبیٰ بھی
درست کی۔ جیون جیون تحقیق کے ذرائع بڑہتے گئے جیون جیون سفر کی دقتین کم
ہوتی گئین اور مختلف اقوام عالم ایک دوسرے سے ملتے گئے علوم مین ترقی ہوتی گئی
جدید تحقیقاتین پُرانی تحقیقاتون کو باطل کرتی گئین جدید ایجادون کے ذریعہ سے
کائنات کی مختلف قوتون پر حکومت حاصل ہوتی گئی اور اگر یہی سلسلہ علمی ترقیون کا قایم
رہا تو ممکن ہے کہ ایک دن مسلمانون کا حصہ ان علوم مین بالکل مفقود ہو جاوے۔
لیکن یاد رہے کہ مسلمانون نے جو اخلاق کی مہر یورپ کے صفحہ سفید پر کی ہے مسلمانون
نے جو خط تہذیب یورپ کے لوح سادہ پر کہنچا ہے وہ خط تقدیر کی طرح سے ابد الآباد
تک قایم رہیگا۔ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ شَرَفًا وَعِلْمًا وَهَدَاهُمُ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْاَمْجَادِ

تمت بالخیر